کتاب اللہ کے بعد پہلی صحیح ترین کتاب کا اردو ترجمہ

صحیح بخاری شریف

امیر المؤمنین فی الحدیث

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

ترجمہ

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد اول

پروگریسو بکس

صحیح بخاری شریف

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد اوّل

بار اول	نومبر 2016
پرنٹرز	آر۔ آر پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول ۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836778

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

1 - كِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ

کتاب وحی کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى آمِين:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الشیخ امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

1 - كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

وَقَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ) (النساء: 163)

اللہ عزوجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور اُس کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی۔

1 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

حُمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

000 - باب

باب

2 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

1- انظر الحدیث: 6953,6689,5070,3898,54' صحیح مسلم: 4904' سنن ابو داؤد: 2201' سنن ترمذی: 1647' سنن نسائی: 3803,3437,75' سنن ابن ماجہ: 4227

2- انظر الحدیث: 3215' سنن ترمذی: 3634' سنن نسائی: 933,148

مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

سے مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کی طرف وحی کسطرح آتی ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے شدید ہوتی ہے۔ جب وہ مکمل ہوتی ہے تو جو کہا میں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر کلام کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ مکمل ہوتی تو آپ کی مقدس پیشانی سے پسینہ مبارک بہہ رہا ہوتا۔

000- باب

3 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ: " فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ:

باب

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا۔ آپ ﷺ جو خواب ملاحظہ فرماتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ ﷺ تنہائی پسند فرمانے لگے اور غارِ حرا میں تشریف لے جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت فرماتے، کاشانہ نبوت کی طرف واپس لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لوٹتے اور وہ اُسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ ﷺ غارِ حرا میں تشریف فرما تھے یعنی فرشتے نے آپ ﷺ کی بارگاہ اورس میں حاضر ہو کر عرض کی: پڑھیے، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کرتی ہیں: میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس

3- انظر الحدیث: 3392,4953,4955,4956,4957,6982، صحیح مسلم: 403

اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ) (العلق: 2) " فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الخَبَرَ: لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ العُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ، قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الوَحْيُ

نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھیے میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے بھینچا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ بھینچا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: "پڑھیئے اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھیئے اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ (۹۶:۱ تا ۳)۔ رسول اللہ ﷺ اس طرح واپس لوٹے کہ آپ ﷺ کا قلب مبارک لرزیدہ تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے کمبل اُڑھادو، مجھے کمبل اُڑھادو۔ انہوں نے کمبل اُڑھادیا، حتیٰ کہ خوف دُور ہوگیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سارا ماجرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم، ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رُسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے، محتاجوں کے لیے کماتے مہمان کی مہمان نوازی کرتے اور راہِ حق کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ پس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا زاد تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہوگئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سُنیے۔ ورقہ نے

آپ ﷺ سے کہا: اے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا بیان فرما دیا۔ پس ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اُتارا تھا۔ اے کاش! میں جوان ہوتا۔ اے کاش! میں جب تک زندہ رہتا جب کہ آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا ہاں، کیونکہ جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ ﷺ لائے ہیں تو اُس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو آپ ﷺ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ کی وفات ہوگئی اور وحی آنے کا سلسلہ موقوف ہوگیا

4- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: " بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي " فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ) (المدثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) (المدثر: 5). فَحَمِيَ الوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَأَبُو صَالِحٍ، وَتَابَعَهُ هِلاَلُ بْنُ رَدَّادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انہوں وحی کا موقوف ہونا بیان کرتے ہوئے اپنی حدیث میں کہا میں (حضور ﷺ) چلا جارہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا۔ میں خوف زدہ گیا، واپس لوٹا اور کہا: مجھے کمبل اُڑھاؤ، مجھے کمبل اُڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ''اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہوجاؤ، پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دُور رہو ۲۹ (المدثر، ۱ تا ۵) پس وحی کا سلسلہ شروع ہوگیا متواتر آنے لگی۔ متابعت کی ہے اس کی عبداللہ بن

---

4. اطراف الحدیث: 3238، 4922، 4923، 4924، 4925، 4926، 4954، 6214، صحیح مسلم: 404، 405، 406، 407، 408، سنن ترمذی: 3325

یوسف اور ابو صالح نے ہلال بن ردّاد نے زہری سے جب کہ یونس اور معمر نے بَوَادِرُهُ کہا ہے۔

000-باب

5- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) (القيامة: 16) قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ- فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا، وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) (القيامة: 17) قَالَ: جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ: (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) (القيامة: 18) قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ: (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) (القيامة: 19) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ

باب

سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس فرمانِ الٰہی: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (۲۹، القیامۃ ۱۶) کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزولِ قرآن کے ساتھ بہت جلدی فرما کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں کو جلدی جلدی حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنے ہونٹ حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں حرکت دی تھی اور سعید نے فرمایا کہ میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ پس آپ حرکت دیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔'' (۲۹ القیامۃ ۱۶ تا ۱۷) یعنی تمہارے سینے میں قرآن جمع کر دینا اور اسے پڑھوا دینا، لہٰذا: ''جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اُس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔'' (۲۹ القیامۃ ۱۸) یعنی اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ ''پھر بے شک اُس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے (۲۹ القیامۃ ۱۹) یعنی پھر ہمارے ذمہ کرم پر ہے تم سے اس کا پڑھوانا پس اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل آمین حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغور سے سُنتے اور جب

5- انظر الحديث: 7524,5044,4929,4928,4927، صحیح مسلم: 1003، سنن ترمذی: 3328